Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۱ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ٭ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۴ہش ٭ ۲۳ مئی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نجات چاہتے ہو تو مسکینی کے ساتھ قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ

عزیزو! موجودہ فلسفہ کی زہر سے بچو اور خدا کے کسی حکم کی بھی بے قدری نہ کرو

"قرآن کریم میں پانچ سَو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوّت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شُکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جُھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خُدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اِس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خُدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچّے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۶ تا صفحہ ۲۵۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے مگر قارورہ کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انفیکشن ابھی تک دُور نہیں ہوئی اس کی وجہ سے فکر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۲۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت میں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

احبابِ جماعت توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

احباب حضرت سیدہ مدظلہا کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔ نواب صاحب موصوف اِن دنوں بغرضِ علاج کراچی مقیم ہیں۔

میرے والد مکرم عبداللطیف خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ بیماری میں معمولی سا فرق پڑا ہے مگر ساتھ ہی پیشاب میں شوگر بہت ہو گئی ہے جس کی وجہ سے بہت بے چینی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالہادی خاں)

لیسرم عزیزم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری (سندھ) کو ٹائیفائڈ ہو گیا تھا۔ کئی دنوں کے بعد بخار نارمل ہوا مگر اس کی وجہ سے بہت کمزوری ہو گئی۔ پندرہ سولہ دن کے وقفہ سے اب پھر چند یوم سے بخار ہو جاتا ہے جس سے سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(سلطان احمد گجراتی۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کاہلوں لطیف آباد حیدر آباد بعارضہ دل صاحبِ فراش ہیں ان کی جلد شفایابی کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

(صلاح الدین احمد منشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۴ھ ش
۲۳ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُل دُنیوی غموں سے بڑھ کر غم

سچے مذہب کی ایک بہت بڑی علامت یہ ہے کہ تائیداتِ سماویہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کرنے کے لئے تائیدی نشانات ظاہر فرماتا ہے جن سے متأثر ہو کر سعید رُوحیں اُس کی طرف کھنچی چلی آتی ہیں اور وہ بھی اُس مذہب کی انقلاب انگیز تاثیر کے طفیل انعاماتِ الٰہیہ کی مورد بنتی ہیں۔ دُنیا میں پائے جانے والے جملہ مذاہب میں سے یہ امتیازی شان منفرد طور پر صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

کوئی مذہب نہیں ایسا جو نشاں دکھلائے ٭ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

لیکن یہ ثمر اپنے آپ کو تقوٰی سے مزین کرنے کے بعد ملتا ہے کیونکہ تائیداتِ سماویہ اور آسمانی نشان تقوی اللہ کے نتیجہ میں ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقوی اللہ کی اِس اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجۡعَلْ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا وَّيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۝ (الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقوٰی اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری کمزوریوں کو دُور کر دے گا۔ اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں مومنوں کو تقوٰی اختیار کرنے کے نتیجہ میں دوسروں کے بالمقابل ایک بڑے امتیاز کا سامان عطا کرنے کی بشارت سے نوازا ہے۔ یہ بڑے امتیاز کا سامان تائیداتِ سماویہ ہی ہیں کیونکہ بجز اسلام کے یہ امتیاز اور یہ شرف کسی اَور مذہب کو حاصل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے ہر زمانہ میں اپنے عظیم الشان نشان ظاہر فرماتا ہے اور یہ نشان اس کے سچے پیروؤں کی اپنی زندگیوں میں بھی ظاہر ہو کر ان کے لئے ازدیادِ ایمان و ایقان کا موجب بنتے ہیں۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقوٰی اور تائیداتِ سماویہ کے باہمی جوڑ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِس دین کے دو ہی بڑے حصے ہیں ایک تقوٰی اور دوسرے تائیداتِ سماویہ۔ مگر اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ باتیں نہیں رہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ دین کی تائید اور نصرت کرتا ہے مگر وہ نصرت تقوٰی کے بعد آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات اور معجزات اِس لئے عظیم الشان قوت اور زندگی کے نشانات ہیں کہ آپ سید المتقین تھے۔ آپؐ کی عظمت اور جلال کا خیال کر کے بھی انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب پھر اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ آپؐ کا جلال دوبارہ ظاہر ہو اور آپؐ کے اسمِ اعظم کی تجلّی دُنیا میں پھیلے اور اسی لئے اُس نے اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۴)

اِس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت تقوٰی کے نتیجہ میں میسر آتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ تقوٰی اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا دوست بن جاتا ہے۔ ظاہر ہے خدا جنہیں اپنی دوستی کے شرف سے نوازتا ہے انہیں اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے اسی لئے اس نے فرمایا ہے:۔

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۰)

اور اللہ متقیوں کا دوست (اور ان کو پناہ دینے والا) ہے۔

پس اصل چیز تقوٰی ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو صحیح معنوں میں تقوٰی سے مزین کر لیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا دوست بن جاتا ہے ان کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور ان کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنے کے لئے قائم کیا ہے اور اس کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے اِس لئے ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو تقوٰی سے مزین کریں اور اِس طرح صحیح معنوں میں متّقی بنیں۔ اس کے بغیر ہم یہ عظیم ذمہ داری ادا کرنے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنا زور تقوی اللہ کے حصول پر دیا ہے اتنا کسی اور بات پر نہیں دیا۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متّقی بن جاؤ اور تقوٰی کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اِس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ مَیں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقوٰی و طہارت اختیار کر لے۔ مَیں اتنی دُعا کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالےٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال نہیں ہو سکتی۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۷)

(۲) "اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقوٰی کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقوٰی کے اَور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقوٰی کی ضرورت ہے۔۔۔ سو ہماری جماعت یہ غم کُل دُنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقوٰی ہے یا نہیں۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

مرے کریم، تجھے کیا غرض حساب کے ساتھ

جزا کے ساتھ غرض ہے نہ ثواب کے ساتھ
مجھے ہے عشق ترے حُسنِ لاجواب کے ساتھ

جھلک ہے وہ تو فقط تیری اک تجلّی کی
مماثلت تجھے کیا دُوں مَیں آفتاب کے ساتھ

مرے جنوں کی کہانی ابھی ادھوری ہے
تُو دیکھ میری طرف پھر ذرا حجاب کے ساتھ

ہزار فتنوں کا موجب ہے یہ زمانے میں
مَیں دِل لگاؤں ہی کیوں حُسنِ بے نقاب کے ساتھ

زہے نصیب، ہُوں مظہر تری صفات کا مَیں
مناسبت ہے مجھے کچھ تو آنجناب کے ساتھ

جسے بھی دیتا ہے تُو بے شمار دیتا ہے
مرے کریم، تجھے کیا غرض حساب کے ساتھ

محبّت اُس ترے بندے کو تجھ سے کیا ہوگی
جسے نہیں ہے محبّت تری کتاب کے ساتھ

تری یہ "سبع مثانی" ہے اک مہکتا چمن
ضرور ہے کوئی نسبت اسے گلاب کے ساتھ

(محمد صدیق امرتسری ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت احمدیہ اور اس کے انوار و برکات

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ انچارج احمدیہ مشن فیجی

ریڈیو فیجی سے نشر کیا گیا

برادران! بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اپنی زندگی میں رات دن ایک کر کے اس مہم کو چلایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی تھی۔ آپ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور اسلام کو زندہ اور تروتازہ کرنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت تھی۔ ان سب کو آپ نے سرانجام دیا اور اسلام کی حقانیت سچائی، عظمت اور سربلندی کے لئے آپ نے ہزارہا نشان دکھائے اور بے نظیر اور لاثانی لٹریچر لکھکر اسلام کا سکہ ہمیشہ کے لئے بٹھا دیا۔

مگر یہ بات تو ظاہر ہے کہ کسی انسان کو دوام حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موت و فوت کا سلسلہ دنیا میں جاری کر رکھا ہے اس سے آپ بھی مستثنیٰ نہیں۔ آپ نے بقضائے الٰہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی جماعت نے آپ کے ایک مخلص مرید حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی بیعت خلافت کر کے پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی۔ اسلئے جماعت احمدیہ تمام دنیا میں ۲۷ مئی کو یوم خلافت کے طور پر مناتی ہے اور آج کی تقریر اسی سلسلہ میں ہے۔

قرآن کریم سے اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی تاریخ پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی نبی اور رسول کو بھیجتا ہے تو اس کا کام صرف چند دن اور چند سال کی تبلیغ و تربیت سے ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہوتا ہے کہ نبی اور رسول کے ذریعہ ایک انقلاب پیدا کیا جائے جس کے لئے ایک لمبے نظام اور باقاعدہ اور مسلسل اجتماعی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے لیکن نبی کی عمر چونکہ محدود ہوتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت اور طریق ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور پھر اس کی وفات کے بعد اس کے سلسلہ میں خلافت کا نظام قائم کر کے اس کام کو پورا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

یعنی "اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانیوالوں اور صالح عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دیگا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کرینگے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کرینگے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائینگے"

یہ آیت استخلاف ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے خلافت قائم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ان آیات و آیت استخلاف اور بعض دیگر آیات کو اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو نہ سمجھ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا اور اگر خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا تو اس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ اس امت پر ہمیشہ کے لئے ابواب سعادت مفتوح رکھے۔" (شہادت القرآن)

پھر فرماتے ہیں

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو صرف تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہیں تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں قائم رکھنا ضروری ہے پھر بعد اسکے دنیا تباہ ہو جائے تو ہو جائے کچھ پرواہ نہیں۔"

(شہادت القرآن)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں یعنی اپنی وفات سے تین سال قبل ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ جو جماعت کے لئے ایک وصیت ہے اس کا نام حضور اقدس علیہ السلام نے "الوصیت" رکھا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آ جائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب سے اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ۔۔۔۔

اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے اندر رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

(۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ....

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔" (الوصیت)

الغرض قرآن کریم کی آیت استخلاف کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کے مطابق ضروری تھا کہ آپ کے بعد آپ کی جماعت میں خلافت کا نظام قائم ہوتا۔ اور ہوا بھی ایسا ہی۔ چنانچہ جب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اس کے دوسرے روز یعنی ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قادیان کے اور بیرونجات سے آئے ہوئے تمام حاضر الوقت صحابہ مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے فرمان مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کو پہلا خلیفہ منتخب کر کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی جماعت احمدیہ کے بزرگ ترین اصحاب میں سے تھے اور علم و فضل، تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے جماعت کے اندر بے نظیر حیثیت رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب بیعت لینے کا سلسلہ شروع کیا تو سب سے پہلے بیعت کرنے کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو اپنے خاص الخاص دوستوں اور محبوں میں شمار کرتے تھے۔ آپ دینی علوم میں کامل ہونے کے علاوہ علم طب اور دیگر علوم شرقیہ میں نہایت بلند پایہ رکھتے تھے اور قادیان آنے سے پہلے آپ مہاراجہ جموں و کشمیر کے دربار میں بطور شاہی طبیب کام کر چکے تھے۔ قرآن کریم کے آپ عاشق تھے۔ آپ نے ساری عمر قرآن کریم کا درس دیا اور اپنی خلافت کے زمانہ میں بھی اس کو جاری رکھا۔ آپ نہایت متوکل انسان تھے۔ آپ کا بیان اور تقریر نہایت دلکش اور طبیعت نہایت سادہ اور بے تکلف تھی۔

آپ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک خلیفہ رہے جو چھ سال کا عرصہ ہوتا ہے آپ کی وفات کے بعد جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو بطور خلیفہ ثانی منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے فرزند تھے آپ نے نہایت کامیابی کیساتھ ۵۲ سال خلافت کی۔ آپ نے قرآن کریم کی بے نظیر خدمت سرانجام دی۔ آپ نے اپنی خاص ہدایت، رہنمائی اور سرپرستی میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور مکمل تفسیر تیار کروائی۔ جس کی اشاعت اب ساری دنیا میں بڑی کثرت سے ہو رہی ہے اور جو بندگان خدا کی ہدایت کا موجب بن رہی ہے۔ اردو میں آپ نے ایک شاندار اور مبسوط تفسیر لکھی۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک بے نظیر اردو ترجمہ قرآن کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ تیار کیا گیا۔ جو تفسیر صغیر کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ آپ کے بعد جماعت نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو بطور خلیفہ ثالث منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس وقت آپ ہی کی خلافت اور قیادت میں جماعت احمدیہ اسلامی خدمات بجا لا رہی ہے۔ حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے سات ممالک کا دورہ کیا۔ ان ملکوں میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ آپ نے افریقہ کے ان ملکوں کا جب اندرون ملک دورہ کیا تو آپ کو وہاں دکھی، غریب اور لاچار انسانوں کا علم ہوا۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو علاج کے لئے بھی انتظام نہیں۔ تعلیم بہت ہی کم ہے اور سکولوں کالجوں کا بھی انتظام نہیں۔ آپ نے وہاں کی حکومتوں کے مشورہ سے پروگرام بنایا کہ ان ملکوں میں بڑے پیمانہ پر ایک تو ہسپتال کھولے جائیں اور دوسرے سکول اور کالج قائم کئے جائیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کے افراد سے پچاس لاکھ روپے کی اپیل کی۔ جماعت نے آپ کی اپیل پر ۵۳ لاکھ روپے کی رقم آپ کے سامنے پیش کر دی۔ آپ نے ان ملکوں میں اب تک ۱۶ بڑے ہسپتال قائم کر دئے ہیں اور دن بدن مزید ہسپتال تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ آپ کی اپیل پر نہایت قابل اعلیٰ ڈگریوں کے حامل تجربہ کار ڈاکٹروں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور اب وہ افریقہ جا کر دکھی انسانوں کی قابل قدر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح سکول اور کالج بھی کافی تعداد میں کھولے گئے ہیں اور آپ کی اپیل پر گریجوایٹ اصحاب نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور اب وہ افریقہ میں سکولوں اور کالجوں میں تعلیمی خدمات ادا کر رہے ہیں۔

دسمبر ۱۹۷۳ء میں آپ نے جماعت کے سامنے ایک اور تحریک پیش کی۔ یہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کے افراد سے اپیل کی کہ اڑھائی کروڑ روپے بطور چندہ دیں۔ افراد جماعت نے محبت، اخلاص اور قربانی کے بے نظیر جذبہ کے ساتھ دس کروڑ سے زیادہ کے وعدے آپ کے سامنے پیش کر دئے۔ اس جوبلی فنڈ کے قائم کرنے سے آپ کا پروگرام یہ ہے کہ عنقریب دنیا کی سو اہم زبانوں میں قرآن کریم گھر گھر پہنچا یا جائے گا۔ اس کے علاوہ وسیع پیمانہ پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہر ملک میں مشن قائم کئے جائیں گے۔

غرض ہم احمدی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے امام اور خلیفۃ المسیح کی قیادت اور رہنمائی میں آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم اپنے مولا کریم کے بے حد شکر گزار ہیں کہ وہ ہمیں اسلام کی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ اور اس کے ظاہری اور باطنی اور روحانی انعامات کی بارش ہم پر ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ اس کے فضل ہم پر ہمیشہ نازل ہوتے رہیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

سو فیصد بجٹ پورا کرنیوالی مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کا سال ختم ہونے میں اگرچہ ابھی پانچ ماہ باقی ہیں لیکن بعض مجالس نے اخلاص اور محنت سے کام کرتے ہوئے مالی قربانی کا عمدہ نمونہ پیش کیا ہے ان مجالس نے خدا کے فضل سے اب تک اپنا بجٹ سو فیصد ادا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان مجالس کو روح مسابقت مبارک کرے اور جملہ اراکین کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

ان مجالس کے نام بغرض دعا شائع کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جوڑا ضلع لاہور
۲۔ ترسکہ " سیالکوٹ
۳۔ جھنگڑ حاکم والا " شیخوپورہ
۴۔ آنبہ "
۵۔ ۸۶ جنوبی " سرگودھا
۶۔ رحمن پور " ڈیرہ غازیخان
۷۔ بشیر آباد
۸۔ ۱۹۰/مراد " بہاولپور
۹۔ ۱۶۹/7-R " بہاولنگر
۱۰۔ جھل " رحیم یار خان
۱۱۔ دارہ " لاڑکانہ
۱۲۔ گوٹھ علی محمد ضلع خیرپور
۱۳۔ قمر آباد " نوابشاہ
۱۴۔ دریا خان مری "
۱۵۔ قاضی احمد "
۱۶۔ محراب پور "
۱۷۔ دوڑ "
۱۸۔ گوٹھ عبد السلام "
۱۹۔ بھریا روڈ "
۲۰۔ گوٹھ عطا محمد "
۲۱۔ سوسائٹی کراچی
۲۲۔ فتح پور۔ سانگھڑ

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا

برادرم منور احمد صاحب چیمہ ابن چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ ربوہ کی اہلیہ صاحبہ ان دنوں لائلپور مشن ہسپتال میں داخل ہیں۔ تین اپریشن ہو چکے ہیں۔ چوتھا اپریشن ہونے کی توقع ہے۔ قارئین کرام سے کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد نواز مومن)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے سلسلہ میں
جماعت احمدیہ راولپنڈی کی مساعی

مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۷۵ء کو ایک عظیم الشان اجتماع میں زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی یوم تحریک جدید منایا گیا۔

اس تقریب کا آغاز یوسف ناصر صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی تلاوت سے ہوا اور مولانا دین محمد صاحب ایم اے، چوہدری عبدالعزیز صاحب ومنی اور خاکسار خواجہ عبدالغفار ڈار سیکرٹری تحریک جدید نے تحریک جدید کی عظمت اہمیت اور وسعت پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور امیر صاحب موصوف نے تلقین کی کہ مالی قربانی کے علاوہ تحریک جدید کے تمام مطالبات کی روح اپنے اندر پیدا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ راولپنڈی کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قبل ازیں مکرم پیر انوار الدین صاحب اور مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب کے بنگلہ پر علی الترتیب ۵ اور ۶ مئی کو تصویری زبان میں تحریک جدید کے کارنامے بیان کئے گئے جو اپنوں اور غیروں سب کے لئے دلچسپی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔

(سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ راولپنڈی)

ضروری گذارش

۱۔ قائدین مجالس و ناظمین مال خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ خدام بھائیوں سے شرح کے مطابق وصول کریں۔

۲۔ چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں۔ کیونکہ کئی ماہ کے گذرنے کے بعد یکدفعہ چندہ کی وصولی مشکل ہو جاتی ہے۔

۳۔ جو رقم وصول ہو اسے ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز بھجوایا کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

گذشتہ دنوں میں نے الفضل میں یہ اعلان کروایا تھا کہ میرے چھوٹے بھائی بنگلہ دیش میں مقیم ہیں عرصہ سے ان کی خیریت کا پتہ نہیں چلا اور دعا کی درخواست کی تھی کہ کسی ذریعہ سے ان کی خیریت کا علم ہو جائے۔ سو الحمد للہ اطلاع آگئی ہے کہ وہ سب بخیریت ہیں۔ جن احباب نے دعاؤں سے میری مدد فرمائی۔ میں ان سب کا ممنون ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(محمد عمر بشیر احمد چنیوٹ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری فضل دین صاحب ولد جلال الدین صاحب ہوشیارپوری ۱۹ مئی ۱۹۷۵ء کو حرکت قلب بند ہونے سے اپنے حقیقی مولیٰ سے جاملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

گذشتہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مجالس کے ایک حصہ نے شجرکاری کے ایام میں نئے پودے لگانے میں کافی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ۔ مگر اصل مرحلہ ان کی مناسب دیکھ بھال سے ان کو پروان چڑھانا ہے۔ ورنہ یہ محض وقت اور پیسہ کا ضیاع بن جاتا ہے۔ جس کے کم از کم ہم متحمل نہیں ہو سکتے لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ آپ ان کی نگرانی کا کماحقہٗ اہتمام فرمائیں گے اور ہر ماہ رپورٹ میں ذکر ہوگا کہ کس قدر پودے لگائے گئے۔ اور ان میں سے اب کس قدر پودے موجود ہیں۔ جو پروان چڑھ رہے ہیں۔

(قائد ایثار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چالیس لائبریریوں کیلئے
الفرقان مفت

ایک دوست نے رقم بھجوائی ہے جس میں سے ایک سال کے واسطے چالیس پبلک لائبریریوں کے نام رسالہ الفرقان ربوہ مفت بھجوایا جائے گا۔ ایسی لائبریریوں کے پتے جلد درکار ہیں۔ احباب توجہ فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جون میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "دافع البلاء" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ اس کتاب کا زیادہ سے زیادہ خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے دائیں بازو میں جنوری سے سخت تکلیف ہے بازو نہ اوپر اٹھتا ہے نہ پیچھے مڑ سکتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر احمد زاہد گھٹیالیاں)

۲۔ برادرم عبدالرحمٰن صاحب ابن چوہدری محمد شریف صاحب آف کوٹ نیناں کو ۷۵/۴/۲۳ کو مستونگ پہاڑ میں سرکاری کام کے دوران ایک حادثہ پیش آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کو بچا لیا۔ سر اور ٹانگوں پر معمولی چوٹیں آئیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(جلال الدین شاد کوٹ نیناں)

۳۔ محترم ڈاکٹر نور الدین صاحب محلہ دارالیمن غربی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں آجکل زیادہ تکلیف ہے جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا بالکل بند ہے احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(اسرار احمد کاتب الفضل)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام کی فضیلت کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہے

کہ

وعدۂ الٰہی کے مطابق اسکی حفاظت کیلئے مؤیدمن اللہ وجود پیدا ہوتے رہتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"اب میں ایک عظیم الشان نعمت۔ رُوح کے فطرتی تقاضے کو پورا کرنے والی نعمت کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ کیا؟ یہ اس کا پاک اور کامل کلام ہے جس کے ذریعے سے انسان ہدایت کی صاف اور مصفّا راہوں سے مطلع اور آگاہ ہوا اور ایک ظلمت اور تاریکی کی زندگی سے نکل کر روشنی اور نور میں آیا۔ ایک انسان دوسرے انسان کی باوجود ہم جنس ہونے کے رضاء سے واقف نہیں ہو سکتا تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا سے واقف ہونا کس قدر محال اور مشکل تھا۔ پر خدا تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنی رضا کی راہوں کو بتلانے اور اپنی وراء الورٰی مرضیوں کو ظاہر کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قائم فرمایا۔۔۔

گزشتہ ایام میں چونکہ رستے صاف نہ تھے۔ تعلقاتِ باہمی مضبوط نہ تھے اِس لئے ایک ایک قوم میں نبی اور رسول آتے رہے۔ جب مشرق اور مغرب اکٹھا ہونے لگا۔ خدا کے علم میں وہ وقت خلط ملط کا آگیا تو اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ انبیاء علیہم السلام اور جس قدر رسول آئے فرداً فرداً قوموں کی اصلاح کے لئے آئے۔ ان کا جامع اور راستبازوں کی پاک تعلیموں کا مجموعہ قرآن کریم ہے جو جامع اور مُہیمن کتاب ہے فِیْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ فرمایا۔

پھر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے لئے یہ ایک مشکل پیش آتی تھی کہ ان میں کوئی خلیفہ اور کوئی یاد دلانے والا نائب نہ ہوتا تھا اِس لئے لوگ بے خبر ہو جاتے تھے اور قوم پھر سو جاتی تھی مگر مولا کریم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دامن چونکہ الیٰ یوم القیامۃ وسیع کر دیا ہے اور آپؐ کا بھی دعویٰ انّی رسول اللہ الیکم جمیعًا کا ہے اور ایسی مضبوط کتاب آپؐ کو عطا فرمائی۔ ممکن تھا کہ لوگ بے خبر رہتے۔ اس کی حفاظت کا انتظام بھی خود ہی مولا کریم نے فرما دیا۔ جیسے ظاہری حفاظت کے لئے قُرّاء اور حُفّاظ ہیں ایسے ہی باطنی تعلیم کے لئے ایک سامان مہیّا فرمایا۔۔۔

دُنیا کے مذاہب کی حفاظت کیلئے سو مؤید من اللہ۔ نصرت یافتہ پیدا نہیں ہوتے۔ اسلام کے اندر کیسا فضل اور احسان ہے کہ وہ مامور بھیجتا ہے جو پیدا ہونے والی بیماریوں میں دعاؤں کے مانگنے والا۔ خدا کی درگاہ میں ہوشیار انسان۔ شرارتوں اور عداوتوں کے بدنتائج سے آگاہ۔ بھلائی سے واقف انسان ہوتا ہے۔ جب غفلت ہوتی ہے اور قرآن کریم سے بے خبری ہوتی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہوں میں بے سمجھی پیدا ہو جاتی ہے تو خدا کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ خلفاء پیدا کرے گا جس کے سبب سے کل دُنیا میں اسلام فضیلت رکھتا ہے۔"

(خطباتِ نُور جلد اوّل صـــ۷ تا صـــ۱۲)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

۱۰ رجون ۱۹۷۵ء کو انشاء اللہ العزیز قرآنِ مجید کی تدریس کے لئے مرکزِ سلسلہ میں تین ہفتہ کے لئے کلاس منعقد ہو رہی ہے جماعتوں کے مناسب نمائندوں کی شمولیت ضروری ہے شمولیت اختیار کرنے والے احباب نظارت میں براہِ راست اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

امتحانات اطفال ۳۰ رمئی اور امتحانات خُدّام ۸ رجُون کو منعقد ہو رہے ہیں

زکوٰۃ دینے سے اَموال میں کمی نہیں آتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون (روم : ۴۰) یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔ ایک اَور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے وما انفقتم من شیءٍ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین (سباء : ۴۰) یعنی جو کچھ بھی تم خرچ کروگے اللہ تعالےٰ تمہیں اس کی بجائے اَور دے گا اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحبِ نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ ادا فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مجلس خُدّام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سالانہ دو روزہ تربیتی کلاس ۳۱ رمئی و یکم جون ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ، اتوار مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ہوگی جس میں مرکزِ سلسلہ سے علماء کرام تشریف لاکر شرکت فرمائیں گے۔ تمام اطفال اور خدام کی حاضری ضروری ہوگی حاضری میں اوّل آنے والی مجلس کو خاص انعام دیا جائے گا۔ انصار اللہ سے بھی شرکت کی درخواست ہے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

درخواستِ دُعا

یہ عاجز ایک سال سے آنکھ کی تکلیف سے بیمار ہے۔ گزشتہ سال راولپنڈی ہسپتال میں داخل رہا پہلے موتیے کا اپریشن ہوا پھر RETINOL DETACHMENT ہو گئی تو دوبارہ اور آپریشن ہوئے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اسکے نتیجہ میں ایک آنکھ کی بینائی سے محروم ہو گیا ہوں اور باوجود علاج معالجہ کے بینائی عود نہیں کر رہی اور ڈاکٹری مشورہ ہے کہ چونکہ یہ تکلیف دے رہی ہے اور HEAL UP نہیں ہو رہی لہٰذا اس کو نکال دیا جائے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے التجا ہے کہ خاکسار کی صحتیابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(محمد نصیب عارف از حویلیاں)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

نام کی تبدیلی

(۱) میرا سابقہ نام سیدہ اختر فیضی ہے مَیں نے اسے بدل کر اپنا نام سیدہ اختر خان رکھ لیا ہے۔ آئندہ میرا یہی نام رہے گا۔

سیدہ اختر خان اہلیہ حسن محمد خان۔ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

(۲) میرا سابقہ نام یاسمین عارف ہے جسے مَیں نے ترک کرکے اب اپنا نام یاسمین عارف خان رکھ لیا ہے۔ آئندہ میرا یہی نام رہے گا۔ (یاسمین عارف خان بنت حسن محمد خان۔ کوارٹرز تحریک جدید۔ ربوہ)